قسط: 2

آخری امید

قیصرہ حیات

مکاں فانی ، مکیں آنی ، ازل تیرا ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تُو جاوداں تُو ہے

ایک ایسی لڑکی کی کہانی . . . جو حق کی جستجو میں اپنے سفر کا آغاز کرتی ہے اور اس ابدی، لافانی حقیقت کو پالینے کے اس سفر میں اسے جن مسائل، جن شدائد کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہماری مصنفہ نے اپنے ماہرانہ قلم سے اسے بہت خوب صورت اور پُراثر انداز میں اُجاگر کیا ہے۔

اس کہانی کی اشاعت نوجوان نسل کی اسلام کے بارے میں معلومات مطالعے اور علم کو مزید وسعت دے گی۔

مایہ ناز مصنفہ کے منفرد اندازِ بیاں کا

ایک اور شاہکار

کافی روز بعد کیتھی کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی تھی اور وہ اپنے اپارٹمنٹ کی صفائی کرنے میں مصروف تھی...... (ایلن) مام کے کمرے کی صفائی کرتے ہوئے اُن کی الماری میں سے کچھ اور لیٹرز بھی ملے تھے جو ایلن نے جارج کے نام لکھے تھے مگر انہیں کبھی پوسٹ نہیں کیا تھا۔ کیتھی انہیں کھول کر پڑھنے لگی...... اور پڑھتے ہوئے اسے پھر شدید رونا آ گیا...... کیونکہ اس کی مام نے ہر خط میں جارج سے شکوہ کیا تھا کہ اس نے اس کے ساتھ بہت بے وفائی کی تھی۔ اور اس کی بے وفائی نے اس کی زندگی سے ہر قسم کا یقین اور اعتماد چھین لیا تھا۔ اس نے سارے خطوط پڑھ کر انہیں پھاڑ ڈالا اور ماں کی ساری چیزوں کو ایک باکس میں بند کر کے اسٹور میں رکھ دیا۔ اس نے دوسری غیر ضروری چیزیں بھی اٹھا کر اسٹور میں رکھیں، وہ یہ اپارٹمنٹ مسز جیکسن کے بھائی کو دے رہی تھی‘ اس نے اپنے لیے صرف ایک چھوٹا کمرا رکھا تھا...... اور خود ایک آرٹ کالج میں ایڈمیشن لے لیا تھا۔ پیرن کی باتوں نے اس کے اندر بہت امید پیدا کر دی تھی اور اس نے اپنے ذہن کو اچھی طرح سمجھا کر زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا...... وہ اپنے آپ کو فنانشلی اسٹیبلش کر کے اپنے لیے نئی راہیں منتخب کرنا چاہتی تھی۔ یہ سوچ کر کہ نہ جانے زندگی نے اس کے لیے کیا پلان کر رکھا ہے‘ اسے وہ تلاش کرنا ہے وہ قدرے مطمئن تھی...... اور اس نے پیرن کا میگزین بھی جوائن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مسٹر اینڈ مسز جیکسن اس میں یہ چینج دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے اور اسے ہر طرح سے سپورٹ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کیتھی نے ایک چھوٹا سا آرٹیکل ’’نیو لائف‘‘ کے عنوان سے لکھا تھا۔ اور وہ کافی فریش موڈ میں اسے لے کر پیرن کے آفس میں گئی تو جم، پیرن کے ساتھ کسی ڈسکشن میں مصروف تھا۔ کیتھی آفس میں داخل ہوئی تو پیرن اسے ایک دم فریش دیکھ کر انتہائی خوش ہو گئی...... کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اور محبت سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

’’جم...... یہ کیتھی ہے۔‘‘ پیرن نے بڑی رسانیت سے کیتھی کا جم سے تعارف کراتے ہوئے کہا...... تو جم نے بھی مسکرا کر اسے ہائے کہا۔

’’کیتھی...... میں نے تمہیں جم کے بارے میں بتایا تھا ناں...... یہ میرے کولیگ بھی ہیں اور بہت اچھے فیملی فرینڈ بھی۔‘‘ پیرن نے جم کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کیتھی نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو جم نے بھی مسکرا کر اس سے ہاتھ ملایا۔

’’اوکے...... تم لوگ باتیں کرو، مجھے کچھ آرٹیکلز باس کے ساتھ بھی ڈسکس کرنے ہیں۔‘‘ جم نے کیتھی اور پیرن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر باہر چلا گیا۔ پیرن، کیتھی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

’’آج تم بہت خوش اور فریش لگ رہی ہو اور میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہو رہی ہوں۔‘‘ پیرن نے کیتھی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں...... اب میں نے لائف کے بارے میں پازیٹو ہو کر سوچنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے آرٹ کالج میں ایڈمیشن بھی لیا ہے اور آپ کے میگزین کے لیے ریگولرلی لکھنے کا بھی سوچا ہے۔‘‘ کیتھی نے اپنے بیگ میں سے آرٹیکل نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا تو پیرن ایک دم انتہائی خوش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

’’دیٹس ویری گڈ...... اب تم دیکھنا لائف تمہیں کتنی اچھی طرح ٹریٹ کرے گی۔‘‘ پیرن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’وہ کیسے......؟‘‘ کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

’’جب ہم کسی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں...... تو یقیناً دیکھنے والا بھی ہماری طرف مسکرا کر دیکھتا ہے۔ اسی طرح زندگی ہے جب ہم مسکرا کر اس کے راستوں پر چلنا شروع کر دیتے ہیں تو ہمیں اور نئی، نئی راہیں ملتی ہیں...... مگر جب ہم مایوس ہو کر اپنے کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند کر کے ناامیدی سے بیٹھ جاتے ہیں تو کمرے میں تاریکی کے ساتھ، ساتھ ڈپریشن بھی بڑھنے لگتا ہے۔ اس لیے اپنی سوچ کو پازیٹو رکھ کر زندگی کی طرف مسکرا کر دیکھو ہر چیز

تمہیں مسکراتی ہوئی دکھائی دے گی۔‘‘ پیرن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا آرٹیکل کھول کر دیکھنے لگی۔ کیتھی اسے متجسس نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

’’اچھا لگ رہا ہے...... میں اسے جلد میگزین میں شائع کروں گی۔‘‘ پیرن نے مسکرا کر اسے سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

’’تھینک یو ویری مچ...... آپ میرے لیے بہت بڑی inspiration ہیں...... مجھ میں یہ چینج آپ کی وجہ سے آیا ہے۔ اینڈ آئی ہوپ مجھے آگے لانے میں آپ کا بہت بڑا ہاتھ ہو گا۔‘‘ کیتھی نے مسکرا کر کہا تو پیرن بھی مسکرانے لگی۔

’’یہ سنڈے تم نے میرے ساتھ گزارنا ہے۔ تمہیں یاد ہے ناں......‘‘ پیرن نے مسکرا کر پوچھا۔

’’ہاں، مجھے اچھی طرح یاد ہے۔‘‘ کیتھی نے مسکرا کر جواب دیا اور اس سے ہاتھ ملا کر آفس سے باہر چلی گئی۔

☆☆☆

جوائے بڑے خوشگوار موڈ میں مسکراتا ہوا گھر میں داخل ہوا تھا تو پیرن بھی مسکراتے ہوئے موبائل آف کر رہی تھی۔ جوائے نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

’’مام...... کس کا فون تھا۔ آپ بہت خوش دکھائی دے رہی ہیں۔‘‘ جوائے نے مسکرا کر پوچھا۔

’’میری ایک بہت پرانی فرینڈ زیب گل پاکستان سے جرمنی آئی ہے۔ ابھی اسی کا فون آیا تھا۔ وہ ہم سے ملنے ہمارے گھر بھی آئے گی۔‘‘ پیرن نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

’’کیا وہ مسلم ہے؟‘‘ جوائے نے ایک دم حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں، کیوں......؟‘‘ پیرن نے چونک کر جواب دیا۔

’’کیا آپ کسی مسلم کو اپنے گھر آنے کی اجازت دیں گی؟ اٹس امیزنگ...... کیا آپ نہیں جانتیں کہ وہ کتنے برے لوگ ہوتے ہیں۔‘‘ جوائے نے خفگی سے منہ بنا کر پوچھا۔

’’ہاں...... لیکن میں زیب کو منع نہیں کر سکتی کیونکہ اس نے مجھے اور تمہیں مشکل وقت میں جرمنی بھیجنے میں ہماری مدد کی تھی۔‘‘ پیرن نے نظریں چراتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا تو جوائے حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

’’مام...... جم انکل تو انہیں hypocrite (دو رخے) کہتے ہیں اور آپ بھی انکل کے ساتھ مل کر مسلمز پر ہنستی تھیں تو پھر آپ اپنی فرینڈ کو کیسے اپنے گھر میں respect دیں گی؟‘‘ جوائے نے حیرت سے پوچھا تو پیرن بری طرح بوکھلا گئی۔

’’سب مسلمز برے نہیں ہوتے۔‘‘ نادانستہ پیرن کے منہ سے نکلا تو جوائے حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا اور پیرن اس سے نظریں چراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ جوائے اس کی بات سن کر گہری سوچ میں گم ہو گیا تھا۔

☆☆☆

سنڈے مارننگ کو کیتھی جلدی، جلدی تیار ہونے لگی تو اسے یاد آنے لگا کہ ایلن کی زندگی میں وہ ہر سنڈے کو یونہی چرچ جانے کے لیے تیار ہوا کرتی تھی...... اور تب تیار ہوتے ہوئے اس کے اندر ایک خوف اور خوشی بھی ہوتی تھی مگر آج وہ صرف خوش تھی...... اس نے اچھا سا ڈریس پہنا اور لانگ کوٹ کے ساتھ کیپ پہن کر باہر نکل گئی۔ باہر برف باری ہو رہی تھی مگر اس موسم میں جانا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ وہ جب پیرن کے گھر پہنچی تو جوائے اور پیرن ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتا کرنے میں مصروف تھے۔ کیتھی کو دیکھ کر پیرن انتہائی خوشی اور محبت سے ملی اور جوائے کے ساتھ اس کا تعارف کروایا۔ دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہائے کہا۔ پیرن نے اسے اپنے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر ہی ناشتے کے لیے بٹھا لیا۔ اور سب مل کر ناشتا کرنے لگے...... ناشتے کے دوران ہی جوائے اور کیتھی ایک

دوسرے کے بارے میں بہت کچھ جان گئے تھے۔

''جوائے، کیتھی بہت زبردست آرٹسٹ ہے اور بہت اچھی پینٹنگز بھی کرتی ہے۔ تم اسے اپنی بھی ساری پینٹنگز دکھاؤ۔ میں اتنی دیر میں لانڈری سے ہو کر آتی ہوں۔'' پیرن نے کہا تو کیتھی، جوائے کے ہمراہ اس کے کمرے میں چلی گئی...... جوائے خوشی، خوشی اسے اپنی مختلف پینٹنگز اور اسکیچز دکھانے لگا۔ کیتھی بھی کافی دلچسپی لے کر ان پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی اور آرٹ سے متعلق مختلف سوالات کر رہی تھی۔ کیتھی کا آرٹ میں انٹرسٹ اور نالج دیکھ کر جوائے بہت خوش ہو رہا تھا اور قدرے ایکسائٹڈ ہو کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔

دونوں بہت زیادہ خوش تھے۔ کیتھی کو بھی بہت عرصے بعد کوئی ایسا فرینڈ ملا تھا جس کے ساتھ وقت گزار کے وہ بہت انجوائے کر رہی تھی۔ اسی ایکسائٹمنٹ میں کیتھی نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کا پینسل اسکیچ بنا ڈالا...... وہ جوائے کے چہرے کو ہر اینگل سے آبزرو کر رہی تھی۔ اور جوائے اس کی اس observation سے محظوظ ہو رہا تھا۔ جب اس نے اسکیچ کمپلیٹ کر کے جوائے کو دکھایا تو وہ بہت حیران ہوا اور کیتھی کو بہت زیادہ appreciat کرنے لگا۔

''یو آر اے ونڈر فل آرٹسٹ...... تم نے تو مجھ سے بھی زیادہ اچھا اسکیچ بنا لیا ہے۔ ریئلی آئی ڈونٹ بلیو اٹ......'' جوائے نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

''تھینک یو...... اب تم میرا اسکیچ بناؤ......'' کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ جوائے مسکرا، مسکرا کر اس کا اسکیچ بنانے لگا۔ باتوں ہی باتوں میں دونوں یوں ایک دوسرے سے فرینک ہو کر باتیں کرنے لگے جیسے ایک دوسرے کو بہت عرصے سے جانتے ہوں۔ جوائے نے اس کا اسکیچ مکمل کیا تو وہ بھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اس کی تعریفیں کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد پیرن واپس آ گئی اور دونوں کے ایک دوسرے کے بنائے گئے اسکیچز دیکھ کر ان کی تعریفیں کرنے لگی۔ کیتھی آج بہت زیادہ خوش تھی اور یہ خوشی اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ پیرن کا موبائل بجا تھا دوسری طرف زیب اس سے اس کا ایڈریس پوچھ رہی تھی۔ پیرن مسکرا کر اسے ایڈریس سمجھانے لگی۔

''لگتا ہے آج کوئی اور گیسٹ بھی آ رہا ہے؟'' کیتھی نے مسکراتے ہوئے پیرن سے پوچھا۔

''ہاں...... میری ایک اولڈ فرینڈ آ رہی ہے۔'' پیرن نے کہہ کر ایک دم جوائے کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات پھیل گئے۔

''آئی تھنک مجھے جم انکل کی طرف چلے جانا چاہیے۔'' وہ منہ بنا کر بولا تو کیتھی اور پیرن نے ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کیوں......؟'' پیرن نے حیرت سے پوچھا۔

''آپ...... وجہ جانتی ہیں۔'' جوائے نے کہا...... اور جم کو فون کرنے لگا کہ وہ اس کی طرف آ رہا ہے۔ پیرن کو اس کا attitude دیکھ کر شاک سا لگا۔

''جوائے بیٹا...... یہ ٹھیک بات نہیں...... جو بھی ہے، وہ ہماری گیسٹ ہیں اور ہمیں انہیں بھرپور پروٹوکول دینا چاہیے۔'' پیرن نے نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم ناٹ اے ہپوکریٹ......'' جوائے نے الفاظ چباتے ہوئے کہا اور منہ بنا کر ایک بیگ میں کچھ چیزیں ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔ پیرن حیرت اور پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے کیسے روکے...... اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ جب بھی جوائے کو کسی بات سے زبردستی روکنے کی کوشش کرتی تو وہ بہت زیادہ

اگریسو ہو جاتا تھا۔ کیتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

''میم...... آپ کی فرینڈ سے جوائے کو کیوں ٹینشن ہو رہی ہے...... کیا یہ ان سے ناراض ہے؟'' کیتھی نے جوائے کے جانے کے بعد انتہائی حیرت سے پوچھا تو پیرن بری طرح ہڑبڑا گئی۔

''نہیں...... نہیں ایسی کوئی بات نہیں، ایکچوئیلی وہ گھر میں ہم دونوں کے علاوہ کسی تیسرے کو برداشت نہیں کرتا اس لیے ڈسٹرب ہو جاتا ہے۔ تم فکر نہیں کرو...... چلو آؤ ہم کچن میں چلتے ہیں تاکہ میں اپنی فرینڈ کے لیے کچھ کوکنگ کر لوں۔'' پیرن نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہا اور کچن میں چلی گئی۔ کوکنگ کرتے ہوئے کیتھی اس کے ساتھ کام بھی کرتی رہی اور باتیں بھی...... کافی دیر بعد زیب لاؤنج میں داخل ہوئی۔ اس نے لانگ کوٹ کے ساتھ اسکارف اس طرح لے رکھا تھا کہ اس کا سارا چہرہ چھپا ہوا تھا صرف آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ پیرن جب اسے پاکستان آخری بار مل کر آئی تھی وہ بہت لمبی اور دبلی تھی۔ مگر اب وہ قدرے صحت مند اور موٹی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ دراز قد اور خوب صورت دکھائی دے رہی تھی۔ پیرن انتہائی محبت اور گرم جوشی سے اس سے ملی اور کیتھی کو بھی اپنی little friend کہہ کر تعارف کروایا۔ زیب نے بہت محبت سے کیتھی کو چوما اور اپنے ساتھ لگایا تو کیتھی کو اس سے انتہائی خوش کن محبت بھرا اپنائیت کا احساس ملا...... کیتھی اس سے بہت متاثر ہونے لگی۔ زیب اور پیرن آپس میں باتیں کرنے لگیں۔ کیتھی ٹرالی میں اس کے لیے کافی کے ساتھ مختلف لوازمات لے کر آئی۔ زیب انتہائی خوشگوار موڈ میں پیرن کے ساتھ باتیں کر رہی تھی اور اس سے اس کی زندگی کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ کیتھی متجسس ہو کر دونوں کی باتیں سننے لگی۔

''پیرن کیا تم نے کبھی اب دوبارہ پاکستان آنے کا نہیں سوچا...... اور جوائے کہاں ہے...... وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہا......؟'' زیب نے کافی پیتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھ کر پوچھا تو پیرن ایک دم بوکھلا گئی۔

''آج سنڈے ہے ناں، وہ اپنے ایک انکل سے ملنے گیا ہے۔'' پیرن نے جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہا تو کیتھی نے ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''اب تو وہ کافی بڑا ہو چکا ہوگا۔'' زیب نے مسکرا کر محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں...... بہت ینگ اینڈ اسمارٹ......'' پیرن نے مسکرا کر جواب دیا۔

''میرے بھی دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ جنہیں میں اماں جان کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں۔'' زیب نے مسکرا کر بتایا۔

''اور تمہارے بابا جان کیسے ہیں...... اکثر مجھے بہت یاد آتے ہیں۔ میں سوچتی ہوں اگر وہ میری مدد نہ کرتے تو میں کبھی یہاں نہیں آ سکتی تھی۔'' پیرن نے تشکرانہ انداز میں زیب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو زیب مسکرانے لگی۔

''زیب...... یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا تھا۔ اگر تم اپنے بابا جان کو کنوینس نہ کرتیں...... تو شاید میں کبھی یہاں نہ آ پاتی۔'' پیرن نے زیب کا ہاتھ پکڑ کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ارے ایسا مت کہو...... تم میری بہت اچھی فرینڈ ہو۔'' زیب نے محبت سے پیرن کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی...... کیتھی انتہائی حیرت سے زیب کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جس کا لہجہ بہت نرم تھا اور باتیں کرتے ہوئے اس کے تاثرات سے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ بہت نرم دل اور محبت کرنے والی خاتون ہو...... زیب نے اچانک اپنی رسٹ واچ دیکھی...... اور اپنے جوتے اور موزے اتارتے ہوئے بولی۔

''عصر کی نماز کا وقت ہو رہا ہے اور مجھے نماز پڑھنی ہے۔'' زیب نے ننگے پاؤں اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے...... تم واش روم میں جا کر وضو کر لو لیکن آئی ایم سوری ہمارے گھر میں کوئی prayer mat نہیں......'' پیرن نے آہستہ آواز میں کہا۔

''کوئی بات نہیں...... کوئی چٹائی یا چھوٹا کارپٹ ہے یا پھر کوئی صاف بیڈ شیٹ تو میں اس پر نماز پڑھ لیتی

ہوں......'' زیب نے قدرے نرمی سے کہا۔

''میں لاتی ہوں۔'' پیرن اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تو زیب بھی واش روم میں جا کر وضو کرنے لگی۔ کیتھی انتہائی متجسس ہو کر اس کے پیچھے گئی اور واش روم کے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ زیب بہت اہتمام سے وضو کر کے باہر نکلی تو پیرن نے اسے ایک چھوٹی سی چٹائی پکڑائی۔ وہ تھینک یو کہہ کر چٹائی بچھانا چاہ رہی تھی لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس رخ سے بچھائے۔

''آئی ایم سوری...... مجھے ٹھیک طرح سے پتا نہیں کہ یہاں لوگ کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔'' پیرن نے قدرے سنجیدگی سے کہا تو زیب نے جلدی سے اپنا موبائل پکڑ کر اس پر ڈائریکشن معلوم کی اور لاؤنج کے ایک کونے میں چٹائی بچھائی مگر اس کونے میں دیوار پر جوائے اور پیرن کی کچھ تصویریں لگی تھیں۔ زیب نے انہیں اتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھا جب دیوار بالکل خالی ہو گئی تو وہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگی۔ کیتھی اس کے پیچھے بیٹھ کر انتہائی حیرت سے اس کی حرکات وسکنات کو دیکھنے لگی۔ پیرن کچن میں چلی گئی تھی مگر کیتھی وہیں بیٹھی رہی اور جب نماز ختم کر کے زیب دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا پڑھنے میں مصروف تھی تو اس کے چہرے سے بہت اطمینان اور سکون جھلک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں...... مگر ہونٹ تیزی سے ہل رہے تھے۔ اس کے چہرے سے ایسی روشنی پھوٹ رہی تھی کہ کیتھی کتنی ہی دیر حیرت سے اسے دیکھتی رہی۔ جب زیب نماز پڑھ کر اور چٹائی کو لپیٹ کر اٹھی تو اچانک اس کی نظر کیتھی پر پڑی...... اسے اپنی طرف یوں محو دیکھ کر وہ ایک دم چونکی اور مسکرا کر پوچھنے لگی۔

''اتنی حیرت سے کیا دیکھ رہی ہو؟'' زیب نے مسکرا کر پوچھا۔

''یہ آپ کیا کر رہی تھیں؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''prayer دن میں پانچ بار ہم مسلم نماز پڑھتے ہیں۔ ساری دنیا کے سب مسلمان ایسے ہی نماز پڑھتے ہیں۔'' زیب نے مسکرا کر جواب دیا۔

''یوں دیوار کی طرف منہ کر کے......؟'' کیتھی نے دیوار کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

''نہیں...... دیوار کی طرف نہیں، کعبہ کی طرف...... جو اللہ کا گھر ہے۔ ساری دنیا کے لوگ اللہ کے گھر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔'' زیب نے مسکرا کر جواب دیا۔

''اللہ کے گھر کی طرف کیوں؟'' کیتھی نے پھر حیرت سے پوچھا۔

''کیونکہ وہ ہی سب کا (گاڈ) اللہ ہے۔ اور اس زمین پر صرف اس کا ایک ہی گھر ہے خانہ کعبہ جس کی طرف اس نے سب مسلمانوں کو منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ہم اپنی مرضی سے نہیں کرتے اس کے حکم سے کرتے ہیں۔ اگر اپنی مرضی سے کریں تو کوئی کسی طرف منہ کرے تو کوئی کسی اور طرف......'' زیب نے گہری سانس لیتے ہوئے اسے بتایا۔

''کیوں...... اس میں کیا لاجک ہے؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''اسلام میں unity (وحدت) پر بہت زور دیا گیا ہے۔ دنیا کے مسلمان کہیں بھی رہتے ہوں اسی طریقے سے نماز ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ پر ایک جیسا (یقین) faith رکھتے ہیں کہ وہ ہر جگہ ہر ایک کے پاس موجود ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے اور وہ ہر عبادت میں وہ نظم وضبط چاہتا ہے۔ دنیا کے سب مسلمان ایک جیسی ہی نماز پڑھتے ہیں۔ ایک جیسے روزے رکھتے ہیں، ایک جیسا حج اور عمرہ کرتے ہیں اور خدا پر بھی ایک جیسا ہی ایمان رکھتے ہیں۔'' زیب نے قدرے سنجیدگی سے بتایا تو کیتھی حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔

''آپ نے اس دیوار سے جوائے اور میم کی پکچرز کیوں اتاریں؟'' کیتھی نے پھر متجسس ہو کر پوچھا۔

''وہ اس لیے کہ اسلام میں امیجز کی پوجا کرنا حرام ہے۔ اللہ یعنی کہ گاڈ دنیا کے تمام امیجز اور shapes سے

بہت بڑا ہے۔ انسان کی عقل اس تک کبھی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ اس کی ہستی بہت بڑی ہے، ہم اسے اس کی نشانیوں سے پہچانتے ہیں جب ہم دنیا کی ہر، ہر چیز میں اسے آبزرو کرتے ہیں تو ہمارا یقین چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھ کر جب بڑی تک پہنچتا ہے تو اس کے بارے میں صرف ایک سوچ پیدا ہوتی ہے کہ اس کا خدا بہت بڑا ہے۔ اتنا بڑا کہ وہ پوری کائنات اوراس میں بسنے والی ساری مخلوق کو لمحوں میں سمیٹ سکتا ہے۔'' زیب اسے انتہائی محبت سے گاڈ کے بارے میں بتانے لگی تو وہ اس کی ہر، ہر بات کو انتہائی حیرت سے سننے لگی۔ اسے یوں محسوس ہورہا تھا جیسے زیب کی ایک، ایک بات اس کے دل پر انتہائی شدت سے اثر کررہی ہو....... اسی لمحے پیرن کچن سے آئی اور زیب سے پھر باتیں کرنا شروع ہوگئی مگر کیتھی اپنی جگہ پر یونہی بیٹھی رہی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ کاش پیرن کچن سے نہ آتی تو وہ اس کی باتیں یونہی سنتی رہتی۔ نہ جانے اس کی باتوں میں کیسا سحر تھا کہ کیتھی کا دل مضطرب ہونے لگا اور وہ خواہش کرنے لگی کہ کاش زیب پھر سے اکیلی ہو اور وہ اس کی باتیں سنے......وہ اسی انتظار میں بیٹھی رہی......مگر پیرن اور زیب آپس میں انتہائی محو ہوکر اپنی فیملی اور یونیورسٹی لائف کے بارے میں باتیں کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا ٹائم ہوگیا...... زیب پھر اٹھی اور وضو کر کے پہلے کی طرح نماز پڑھنے لگی......کیتھی پھر حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ جبکہ پیرن موبائل پر کسی سے بات کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔ زیب کی یہ نماز پہلے سے کچھ لمبی تھی۔ نماز سے فارغ ہوکر جب وہ صوفے پر بیٹھی تو کیتھی جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آگئی۔

''آپ بار، بار ایک جیسی نماز کیوں پڑھتی ہیں......کیا ایک ہی کافی نہیں۔'' کیتھی نے قدرے متجسس ہوکر پوچھا۔

''ہم دن میں کھانا بھی تو بار، بار کھاتے ہیں ناں......کیا ایک بار کھانا کافی نہیں؟'' زیب نے مسکرا کر جواب دیا۔

''کھانے کا نماز سے کیا تعلق......؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''کھانا جسم کی غذا ہے اور نماز روح کی......'' زیب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''وہ کیسے......؟'' کیتھی نے پھر چونک کر پوچھا۔

''انسان دو چیزوں سے بنا ہے جسم اور روح......اگر جسم کو بھوک لگتی ہے تو روح کو بھی اس سے زیادہ بھوک لگتی ہے۔'' زیب نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے......؟'' میری روح کو تو کبھی بھوک نہیں لگی۔'' کیتھی نے مسکرا کر پوچھا۔

''کیا تمہارے دل نے خدا سے کبھی محبت نہیں کی؟'' زیب نے پوچھا تو کیتھی ایک دم چونکی۔

''کیا جیسز کرائسٹ سے؟'' کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں گاڈ سے......جیسز کرائسٹ......گاڈ نہیں وہ صرف ایک Messenger یا prophet ہیں۔ جس طرح ہمارے prophet حضرت محمد ﷺ ہیں اسی طرح کرسچنز کے prophet جیسز کرائسٹ ہیں اور جیوز کے prophet حضرت موسیٰ Moses ہیں۔ گاڈ کو prophets کے ساتھ مت ملاؤ......وہ صرف ایک ہے، جس نے ساری دنیا کے تمام انسانوں کو پیدا کیا ہے اور اس نے ہر انسان کے دل میں اپنی محبت اور تلاش رکھی ہے۔ جب انسان کا تعلق اس کے ساتھ بندھ جاتا ہے تو پھر جسم کی بھوک کی طرح روح کی بھوک بھی بڑھنے لگتی ہے۔ اور جب انسان اس کی عبادت کرتا ہے تو اس کی یہ بھوک satisfction (اطمینان) میں بدل جاتی ہے۔ تم بھی گاڈ سے سچی محبت کر کے دیکھو......تو پھر خود بخود تمہیں سب سمجھ میں آجائے گا۔'' زیب نے مسکرا کر محبت بھرے لہجے میں کہا تو کیتھی حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگی اور نادانستہ اس کا ہاتھ پکڑ کر چومنے لگی۔ زیب نے بھی محبت سے اس کی پیشانی کو چوما۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا کہ محبت کا انتہائی دلفریب احساس اور لمس اس کی روح کو چھو گیا ہو۔

زیب کا موبائل بجنے لگا تھا جبھی پیرن اپنے کمرے سے باہر نکلی۔

''او کے پیرن...... تھینک یو ویری مچ فار یور کمپنی...... میرے ہسبینڈ مجھے لینے آرہے ہیں۔اب مجھے جانا ہے۔''
زیب نے مسکراتے ہوئے موزے، جوتے پہنے پھر کوٹ پہن کر اسکارف کو اچھی طرح لیا...... کیتھی نہایت حیرت سے اس کی ایک ،ایک حرکت کو دیکھ رہی تھی۔

''زیب یہ کیسے ہوسکتا ہے۔تم ابھی تھوڑی دیر پہلے تو آئی ہو اور اب واپس بھی جارہی ہو۔تمہیں میرے پاس stay کرنا چاہیے۔'' پیرن نے مصنوعی خفگی سے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

''میں پھر آؤں گی۔ جوائے سے ملے بغیر میں کیسے جاسکتی ہوں۔میرا اس سے ملنے کو بہت دل چاہ رہا ہے۔ اوہ، میں تو بھول ہی گئی۔ میں اس کے لیے گفٹس لائی تھی۔'' اور اس نے اپنا بیگ کھولا اس میں سے چاکلیٹس کے کئی پیکٹ نکالے اور انہیں ٹیبل پر رکھا اور مسکرا کر ایک پیکٹ کیتھی کو پکڑاتے ہوئے بولی۔

''یہ ہماری لعل فرینڈ کے لیے......'' زیب نے نہایت محبت سے چاکلیٹ کا پیکٹ کیتھی کو پکڑایا تو وہ انتہائی خوش ہوکر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''تھینک یو ویری مچ، یو آر سو سویٹ......'' کیتھی نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے وہ لے لیا۔

''پیرن یہ سب چاکلیٹس جوائے کو دینا اور اسے میری طرف سے بہت پیار کرنا۔'' زیب نے محبت سے کہا تو پیرن ایک دم بوکھلا گئی۔

''وائے ناٹ شیور......'' پیرن جلدی سے بولی۔اتنے میں زیب کے موبائل پر مس کال آئی۔

''میرے ہسبینڈ آگئے ہیں...... میں اب چلتی ہوں۔'' زیب اٹھتے ہوئے بولی۔

''کیا وہ اندر نہیں آئیں گے؟'' پیرن نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں......'' زیب نے مسکرا کر کہا اور اسکارف سے اپنے چہرے کو اچھی طرح کور کیا اور دونوں سے مل کر باہر چلی گئی۔

"she is a wonderfull lady...very sweet more then my mom"
کیتھی کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو پیرن نے ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھا اور گہری سانس لے کر خاموش ہوگئی۔

''میم...... میں حیران ہوں کہ جوائے ان سے کیوں چڑ کر گھر سے چلا گیا ہے۔ وہ کیا ان سے پہلے کبھی ملا ہے؟'' کیتھی نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

''نہیں......'' پیرن نے آہستہ آواز میں جواب دیا۔

''اسی لیے......'' کیتھی نے فوراً کہا۔

''کیا مطلب......؟'' پیرن نے حیرت سے پوچھا۔

''اگر وہ ان سے پہلے کبھی ملتا تو اس کی رائے بالکل مختلف ہوتی۔ میں آج ان سے پہلی بار ملی ہوں اور بہت امپریس ہوئی ہوں۔ میں نے ان سے زیادہ پیار کرنے والی سویٹ لیڈی کبھی نہیں دیکھی۔'' کیتھی نے انتہائی خوش ہو کر جذباتی انداز میں زیب کی تعریفیں کرتے ہوئے کہا۔پیرن پھر خاموش ہوگئی۔

''میم مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ جوائے انہیں کیوں اتنا ناپسند کرتا ہے؟'' کیتھی نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

"because she is a Muslims and joy hates muslims" پیرن کے منہ سے اچانک بے ساختہ نکلا تو کیتھی نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا۔

''کیوں......؟ آپ کی فرینڈ تو بہت اچھی ہیں تو پھر وہ مسلمز سے کیوں نفرت کرتا ہے؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''سب مسلمز اچھے نہیں ہوتے۔'' پیرن نے منہ بنا کر جواب دیا۔

''تو کیا ایک کی وجہ سے پھر سب سے ہی نفرت کرنی چاہیے؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا تو پیرن ایک دم بوکھلا گئی اور نظریں چرا کر اسے دیکھنے لگی۔

''آئی تھنک رات ہو رہی ہے۔ اب تمہیں بھی گھر جانا چاہیے۔'' پیرن نے جلدی سے کہا تو کیتھی گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

''یس...... آئی تھنک سو......'' اس نے اپنا لانگ کوٹ پہنتے ہوئے کہا اور جاتے ہوئے پیرن کے گلے ملتے ہوئے بولی۔

''تھینک یو ویری مچ، آج آپ کے ساتھ اچھا دن گزرا ہے اور اسپیشلی آپ کی فرینڈ کے ساتھ...... میں انہیں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔'' کیتھی مسکراتے ہوئے بولی اور لاؤنج سے باہر چلی گئی...... پیرن ایک سرد آہ بھر کر صوفے پر بیٹھی گہری سوچوں میں گم ہو گئی۔

☆☆☆

جب جوائے جم کے اپارٹمنٹ میں پہنچا تو جم کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ جوائے کو دیکھ کر وہ حیرت سے چونکا۔

''کیا بات ہے...... تمہارا موڈ کیوں آف ہو رہا ہے؟'' جم نے مسکرا کر پوچھا۔

''مام کی ایک مسلم فرینڈ ان سے ملنے آ رہی تھیں تو میں آپ کے پاس آ گیا۔'' جوائے نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں......؟ اس لیے کہ تم اس کا سامنا نہیں کر سکتے؟'' جم نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں...... اس لیے کہ مسلمز سے مجھے شدید نفرت ہے...... ان کو دیکھ کر میرا خون کھولنے لگتا ہے اور بہت بدتمیزی کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مما اپنی فرینڈ کی بہت تعریفیں کر رہی تھیں...... مجھے فیل ہونے لگا کہ میں ان سے بدتمیزی کروں گا...... اس لیے یہاں چلا آیا......'' جوائے نے منہ بنا کر جواب دیا۔

''اچھا کیا...... ویسے تم مسلمز کے بارے میں جو کچھ فیل کرتے ہو...... بالکل ٹھیک کرتے ہو...... muslims deserve hate'' جم دانت کچکچا کر بولا تو جوائے نے حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا...... آپ کہیں جا رہے ہیں؟'' جوائے نے اسے شوز اور کوٹ پہنتے دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں...... کیا تم میرے ساتھ چلو گے......؟'' جم نے مسکرا کر پوچھا۔

''کہاں......؟'' جوائے نے حیرت سے پوچھا۔

''جہاں...... میں جا رہا ہوں......'' جم نے مسکرا کر جواب دیا۔

''او کے......'' جوائے نے مسکرا کر کہا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔ رات گئے جوائے گھر لوٹا تو لاؤنج میں ٹیبل پر چاکلیٹس کے ڈبے اور کچھ تحائف پڑے تھے۔ جوائے نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا...... پیرن صوفے پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرنے میں مصروف تھی۔

''مام...... یہ چاکلیٹس اور گفٹس کہاں سے آئے ہیں؟'' جوائے نے قدرے مشکوک انداز میں پوچھا۔

''زیب لائی ہے...... تمہارے لیے......'' پیرن نے ایک ٹک اس کی طرف دیکھ کر گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میرے لیے......؟ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ آپ نے کیسے ایک مسلم سے یہ چیزیں لے لیں۔ کیا آپ نہیں جانتی کہ مسلمز کیسے ہوتے ہیں۔'' وہ غصے میں دانت کچکچا کر نفرت سے بولا۔

''زیب بہت اچھی ہے جوائے......'' پیرن نے نرم لہجے میں کہا۔

''جھوٹ...... دنیا کے سب مسلمز بہت برے ہوتے ہیں اور میں ان سے نفرت کرتا ہوں۔ کیا آپ ان سے

نفرت نہیں کرتیں؟'' جوائے نے غصے سے پوچھا۔

''کرتی ہوں......'' پیرن نے کہا۔

''کیا اتنی نفرت کے باوجود بھی آپ یہ چاکلیٹس کھائیں گی......؟'' جوائے نے غصے سے پوچھا تو پیرن نے چونک کر اسے دیکھا اور خاموش ہو گئی۔ جوائے نے غصے میں سارے چاکلیٹس ڈسٹ بن میں پھینکے اور چلانے لگا۔

''آئی ہیٹ مسلمز......'' وہ چلاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا اور پیرن حیرت سے اسے دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆

کیتھی جب سے پیرن کے گھر سے لوٹی تھی زیب گل اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی...... اس کا محبت بھرا لہجہ...... میٹھی باتیں اس کی نماز اور پھر اپنے گاڈ کے بارے میں باتوں نے اس کے دل اور ذہن پر بہت گہرا اثر کیا تھا۔ وہ رات کو بیڈ پر لیٹی زیب کی باتیں اس کے ذہن میں گونج رہی تھیں۔

''جیسز کرائسٹ گاڈ نہیں...... وہ تو بس پرافٹ ہیں...... میسنجر...... پرافٹس کو گاڈ کے ساتھ مت ملاؤ......'' پیرن میم نے بھی یہی کہا تھا۔ شاید اس میں میری ہی کوئی غلطی ہے کہ میں گاڈ کو جیسز کے ساتھ ملاتی رہی شاید اس لیے کہ مجھے گاڈ کے بارے میں ٹھیک طرح سے نالج بھی تو نہیں......'' اس نے آہ بھر کر سوچا۔

''تم گاڈ سے سچی محبت کر کے تو دیکھو پھر تمہیں خود بخود سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا۔'' زیب کے الفاظ پھر اس کے ذہن میں گونجے......

''اس کا مطلب ہے مجھے گاڈ کے بارے میں جاننے کی کوشش کرنی چاہیے۔'' وہ آنکھیں بند کر کے کسی سوچ میں ڈوب گئی۔

☆☆☆

شام ہو رہی تھی۔ جب کیتھی، پیرن سے ملنے اس کے گھر آئی تو پیرن کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اور وہ دو روز سے آفس بھی نہیں جا رہی تھی۔ کیتھی نے ایک abstract پینٹنگ بنائی تھی اور وہ اسے جوائے کو دکھانا چاہتی تھی۔ پیرن اپنے بیڈ روم میں میڈیسنز کھا کر ریسٹ کر رہی تھی جبکہ جوائے لاؤنج میں بیٹھا ایک انگلش موی دیکھ رہا تھا۔ کیتھی کو دیکھ کر وہ ایک دم خوش ہو گیا اور وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے۔ کیتھی نے بیٹھتے ہی اسے اپنی پینٹنگ دکھائی تو وہ دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور اس کی بہت زیادہ تعریفیں کرنے لگا...... کیتھی بہت زیادہ خوش ہوئی اور خوشی سے پھولی نہ سما رہی تھی وہ اس پینٹنگ کے مختلف meaning نکال کر اسے بتا رہا تھا اور وہ اس کی ذہانت سے متاثر ہو رہی تھی۔

جوائے نے اسے بتایا کہ وہ بھی بہت جلد اس کے آرٹ کالج میں ایڈمیشن لینے جا رہا ہے تو یہ خبر سن کر کیتھی کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ باتیں کرتے ہوئے کیتھی نے اپنے بیگ میں سے چاکلیٹس کا وہ ڈبا نکالا جو اسے زیب نے گفٹ کیا تھا۔ اس نے ان میں سے کچھ چاکلیٹس کھائی تھیں اور باقی ویسے ہی پڑی تھیں۔ اس نے مسکرا کر ڈبا اس کی طرف بھی بڑھایا اور اسے چاکلیٹ کھانے کی آفر دی۔

''تھینک یو......'' جوائے نے مسکرا کر کہا...... اور چاکلیٹ کا ریپر کھولنے لگا۔

''یہ چاکلیٹس بہت ٹیسٹی ہیں۔ اس روز زیب آنٹی نے مجھے گفٹ کی تھیں۔'' کیتھی نے مسکرا کر بتایا تو جوائے ایک دم ریپر کھولتے ہوئے رک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''mom کی فرینڈ...... جو پاکستان سے آئی تھیں...... اس نے تمہیں بھی دی تھیں۔'' جوائے نے قدرے سنجیدگی سے پوچھا۔

''ہاں...... اور انہوں نے تمہیں بھی تو گفٹ کی تھیں...... کیا تم نے نہیں کھائیں؟'' کیتھی نے مسکرا کر چاکلیٹ

کھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں...... میں نے وہ ڈسٹ بن میں پھینک دیں۔'' جوائے نے قدرے خفگی سے منہ بنا کر اپنے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ ٹیبل پر رکھی تو کیتھی نے ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''ڈسٹ بن میں کیوں......؟'' کیتھی نے انتہائی حیرت سے پوچھا۔

''آئی ہیٹ مسلمز...... اور مجھے مسلمز سے کوئی چیز لینا پسند نہیں۔'' جوائے نے قدرے غصے سے کہا۔

''لیکن میں نے تو ان سے اچھی لیڈی آج تک نہیں دیکھی۔ وہ تو میری مام سے بھی زیادہ لونگ اور سویٹ ہیں۔ میں تو ان سے مل کر بہت امپریس ہوئی ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تم ان سے کیوں نفرت کرتے ہو؟'' کیتھی نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

"muslims are always hypocrites" وہ تمہارے سامنے اچھا بن کر تمہیں متاثر کرنے کی کوشش کر رہی ہوں گی...... لیکن حقیقت میں وہ اتنی اچھی نہیں ہوں گی۔ یہ سب مسلمز جھوٹے ہوتے ہیں۔'' جوائے نے غصے سے دانت کچکچا کر کہا۔

''نہیں، نہیں جوائے...... مجھے وہ بالکل ایسی دکھائی نہیں دیں۔ تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ کاش تم ان سے ایک بار ملتے تو تمہیں اندازہ ہوتا کہ وہ کتنی اچھی خاتون ہیں......'' کیتھی نے پھر تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''پلیز اسٹاپ...... میرے سامنے اتنی تعریفیں کرنے کی ضرورت نہیں...... تمہاری یہ باتیں میرے دل سے مسلمز کے لیے نفرت کو کبھی ختم نہیں کر سکتیں۔'' جوائے نے انتہائی خفگی سے منہ بنا کر...... کہا تو کیتھی حیرت سے اسے دیکھنے لگی اور اس کا موڈ آف دیکھ کر خاموش ہو گئی۔ ''جوائے......'' پیرن نے اپنے کمرے سے اسے آواز دی تو جوائے نے چونک کر کمرے کی طرف دیکھا۔

"mam is calling me" جوائے اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف جانے لگا تو کیتھی بھی اس کے ہمراہ کمرے میں چلی گئی۔ پیرن دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اس کی طبیعت اب بہتر تھی۔

''جوائے مجھے ایک کپ کافی لا کر دو......'' پیرن نے جوائے سے کہا تو کیتھی جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

''میں آپ کے لیے لے کر آتی ہوں۔'' وہ کہہ کر باہر چلی گئی...... تو پیرن نے جوائے کی طرف دیکھا...... اس کے چہرے پر اب بھی خفگی کے تاثرات تھے۔

''کیا ہوا؟ تم کچھ اپ سیٹ لگ رہے ہو۔'' پیرن نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں......'' وہ یہ کہہ کر خاموش ہو گیا...... پیرن اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھنے لگی مگر خاموش رہی سائڈ ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل بجا تو اس نے اٹھ کر موبائل کان سے لگایا اور آہستہ آواز میں ہیلو کہا۔

''اوہ...... ہائے زیب...... تم کیسی ہو......؟'' پیرن نے جیسے ہی زیب کہا تو جوائے نے خفگی سے ماں کی طرف دیکھا اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا...... پیرن کے چہرے پر خفگی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہونے لگے...... مگر وہ زیب سے نارمل موڈ میں باتیں کرتی رہی۔

''آئی ایم سوری...... پیرن میں تم سے دوبارہ ملنے نہیں آ سکوں گی کیونکہ آج رات کو میں پاکستان واپس جا رہی ہوں۔'' زیب نے بتایا تو پیرن ایک دم چونکی......

''کیوں...... اتنی جلدی......؟'' پیرن نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں...... میرے بیٹے کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے اور مجھے بابا جان نے واپس آنے کو کہا ہے...... مجھے بہت افسوس ہے کہ میں جوائے سے ملنے نہیں آ سکوں گی...... مجھے اس سے ملنے کا بہت شوق تھا لیکن...... خیر پھر بھی

سہی...... تم اسے میری طرف سے بہت پیار کرنا......'' زیب بہت محبت سے اس کے ساتھ باتیں کر رہی تھی کہ کیتھی کافی کے ساتھ کوکیز لے کر آ گئی اور اس کے قریب رکھی سائڈ ٹیبل پر ٹرے کو رکھا اور پیرن کو باتیں کرتے ہوئے سننے لگی۔ موبائل آف کر کے پیرن نے کیتھی کی طرف دیکھا۔

''کیا زیب آنٹی کا فون تھا؟'' کیتھی نے مسکرا کر پوچھا۔

''ہاں، وہ آج رات واپس جا رہی ہیں۔'' پیرن نے بتایا۔

''اوہ تو کیا وہ آپ سے ملنے اب کبھی نہیں آئیں گی؟'' کیتھی نے افسردگی سے پوچھا۔

''نہیں......'' پیرن نے کہہ کر کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑا اور خاموشی سے پینے لگی۔

''وری سیڈ...... میری بہت خواہش تھی کہ میں دوبارہ ان سے ملتی...... شی از وری نائس پرسن...... لیکن معلوم نہیں جوائے انہیں کیوں اتنا ناپسند کرتا ہے۔'' کیتھی کے منہ سے بے ساختہ نکلا تو پیرن نے ایک دم چونک کر اس کی طرف دیکھا اور گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی۔

''میم...... وہ مسلمز سے اتنی نفرت کیوں کرتا ہے؟'' کیتھی نے پیرن کی طرف بغور دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ ایک دم بوکھلا گئی مگر اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

''میم...... کیا آپ بھی جوائے کی طرح مسلمز سے اتنی ہی نفرت کرتی ہیں؟'' کیتھی نے معنی خیز انداز میں پوچھا تو پیرن ایک دم ہڑبڑا گئی اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا...... کیتھی حیرت سے اسے دیکھتی رہی اور پھر اٹھ کر باہر چلی گئی...... جوائے کا موڈ بھی کافی آف تھا۔ کیتھی نے اسے ایک ٹک دیکھا اور پھر خاموشی سے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر نکل گئی۔

واپسی پر سارا راستہ وہ گہری سوچ میں گم رہی اسے جوائے اور پیرن کے رویوں کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ اس نے زیب کے بارے میں بھی بہت سوچا تھا...... اسے زیب کے بارے میں کوئی منفی بات محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ جب بھی اس کے ذہن میں آتی تو ایک خوشگوار تاثر اس کے ذہن میں ابھرنے لگتا۔

''اتنی اچھی انسان سے جوائے صرف اس لیے نفرت کر رہا ہے کہ وہ مسلم ہے اور کیا واقعی مسلمز اتنے برے ہوتے ہیں کہ ان سے نفرت کی جائے۔'' اس کا ذہن بری طرح الجھنے لگا...... اسے زندگی میں پہلے کبھی ایسا کوئی موقع نہیں ملا تھا جب وہ مسلمز کے ساتھ ان ٹچ ہوتی...... اسے ان کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں تھا۔ کبھی کبھار، اچانک کسی مسلم کا ذکر سننے کو ملتا تو وہ کوئی خاص توجہ نہیں دیتی...... لیکن اب اس کے اندر عجیب سے خیالات جنم لے رہے تھے۔ وہ اپنی زندگی میں پہلی بار زیب کی صورت میں کسی مسلم سے ملی تھی اور وہ اس سے بہت زیادہ متاثر ہوئی تھی مگر پیرن اور جوائے کے رویے نے اسے ان کے بارے میں بہت مشکوک کر دیا تھا۔ پیرن کے خیال میں۔ ''سب مسلمز اچھے نہیں ہوتے۔'' اور جوائے کے خیال میں ''مسلمز دنیا کے سب سے برے لوگ ہیں۔'' اور اس کے اپنے خیال میں ''زیب سے بڑھ کر اچھی عورت اسے زندگی میں نہیں ملی تھی۔'' وہ بہت پریشان ہونے لگی اور اسی الجھن میں گھر پہنچی تو مسز ولسن (اس کی پے انگ گیسٹ) جو ایک اسکول ٹیچر تھیں اور لاؤنج میں بیٹھی ایک کتاب پڑھ رہی تھیں۔ کیتھی نے انہیں ہائے کہا اور قدرے تھکے ہوئے انداز میں اپنا بیگ چیئر پر رکھ کر وہیں بیٹھ گئی۔ مسز ولسن نے اپنی نظر کی عینک اتار کر اسے حیرت سے دیکھا۔

''کیا بات ہے...... کیا تم بہت تھک گئی ہو...... یا پھر کسی وجہ سے اپ سیٹ ہو؟'' مسز ولسن نے قدرے نرمی سے پوچھا۔

''ہاں'' کیتھی نے آہ بھر کر جواب دیا اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیوں......؟'' مسز ولسن نے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مسز ولسن میں ایک بات سے بہت الجھن کا شکار ہوں کہ دنیا میں کتنے religions ہیں...... اور کون سا

religion سب سے زیادہ ٹھیک ہے؟ اور کس کے (پیروکار) followers سب سے زیادہ اچھے لوگ ہیں۔'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا تو مسز ولسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''یہ تم آج کیسی باتیں کر رہی ہو...... آر یو او کے......؟'' مسز ولسن نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں...... میرا ذہن بہت زیادہ الجھنے لگا ہے اور میں بہت زیادہ کنفیوز ہونے لگی ہوں' آپ تو ایک ٹیچر ہیں اور آپ نے اپنی زندگی میں مختلف تجربے حاصل کیے ہیں...... پلیز آپ مجھے گائڈ کریں کہ کون سا دین سب سے زیادہ ٹھیک ہے؟'' کیتھی نے قدرے بے صبری سے پوچھا...... اور اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں تو مسز ولسن کو اس کے اندر کے اضطراب کا کچھ اندازہ ہونے لگا۔

''تمہیں معلوم ہے دنیا میں تقریباً 45 یا اس سے بھی زیادہ religions ہیں اور ہر مذہب کے لوگ اپنے ہی دین کو ٹھیک کہتے ہیں مگر میرے خیال میں وہی religion ٹھیک ہے جس میں خدا کا concept (تصور) بالکل واضح اور کلیئر ہے...... ایسا تصور جس کو جان کر انسان کا دل فوری طور پر اسے قبول کرلے اور پھر اس میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لے کر کہا تو کیتھی ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''مسز ولسن کیا آپ نے اس پر کوئی ریسرچ کی ہے اور کیا آپ کو اس حقیقت کا پتا چل گیا ہے؟'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... لیکن میں ابھی تمہیں کچھ بتا کر تمہارے ذہن پر اپنے خیالات مسلط نہیں کرنا نہیں چاہتی...... اگر یہ سوال تمہارے ذہن میں پیدا ہوا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ اس سوال کا جواب بھی تم خود ہی تلاش کرو اور جب اپنی سوچ اور جدوجہد سے تم اس سوال کا جواب پالوگی تو پھر دنیا کی کوئی اور طاقت تمہارے نظریات کو چیلنج نہیں کر سکے گی۔'' مسز ولسن نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو کیتھی انتہائی متجسس ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ مجھے اس سوال کا جواب مل جائے گا؟'' کیتھی نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... اس لیے کہ گاڈ کا اصل تصور انسان کے اندر بھی موجود ہے۔ جس طرح مقناطیس، لوہے کی ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح انسان کے اندر موجود خدا کا تصور پوری طرح کائنات میں پھیلی ان تمام چیزوں ......سوچ اور حقائق کو اپنی طرف کھینچتا ہے جو اس تصور سے ٹیلی کرتے ہیں...... اس لیے تم اپنے مائنڈ کو بالکل (غیر جانب دار) نیوٹرل ہو کر یہ فیصلہ کرنے دینا اور پھر جب حقیقت تمہیں مل جائے تو اسے قبول کرلینا پھر تم خود ہی مطمئن ہو جاؤ گی۔'' مسز ولسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ گہری سانس لے کر خاموش ہوگئی۔ بات ابھی واضح نہیں تھی۔

''مسز ولسن کیا آپ اس سلسلے میں مجھے تھوڑا گائڈ کرسکتی ہیں کہ میں یہ ریسرچ کیسے شروع کروں؟'' کیتھی نے قدرے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں...... تم لائبریری میں جاؤ، انٹرنیٹ پر ریسرچ کرو اور جو تم ریسرچ کرو...... اس کے مطابق اپنے اردگرد ان لوگوں کو دیکھنے کی کوشش کرو جو اس religion کے ماننے والے ہیں۔'' مسز ولسن نے کہا...... اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور اس کا دل ان کی بات سن کر کچھ قائل ہوگیا۔

''او کے...... میں ضرور ایسا ہی کروں گی۔'' کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور قدرے مطمئن ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی مسز ولسن بھی مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔

مسز ولسن...... بہت اچھی...... نرم مزاج...... پچاس، پچپن سالہ پڑھی لکھی عورت تھیں۔ ان کی اپنی ایک ہی بیٹی تھی جو امریکا ہائر اسٹڈیز کے لیے گئی ہوئی تھی۔ مسٹر ولسن (ان کے شوہر) ایک بیمار آدمی تھے جو زیادہ تر اپنے کمرے میں بیڈ پر سوئے رہتے اور مسز ولسن جاب کے ساتھ ساتھ ان کی بہت دیکھ بھال کرتیں وہ ایک مطمئن اور پُرسکون

خاتون تھیں جو بہت کم کسی سے شکوے شکایت کرتیں...... زیادہ تر وقت ان کا کتابیں پڑھنے میں گزرتا...... کیتھی نے ایلن کی ڈیتھ کے بعد انہیں پے انگ گیسٹ رکھ لیا تھا اور ان کی کیتھی سے بہت دوستی بھی ہوگئی تھی...... وہ کیتھی کو اپنی بیٹی الزبتھ کی طرح چاہنے لگی تھیں۔

☆☆☆

اگلے روز کیتھی کالج گئی تو جوائے سے بھی اس کی ملاقات ہوئی جوائے اس کا کالج فیلو تھا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کافی دیر بیٹھ کر باتیں کرنے کے ساتھ، ساتھ آرٹ کو بھی ڈسکس کرتے رہے۔ کیتھی کو یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے جوائے اس میں بہت انٹرسٹ لے رہا ہو۔ اسے ہر بات میں گائڈ کرنے کی کوشش کرتا اور دونوں کالج میں ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہی ہوتے...... دونوں میں رفتہ، رفتہ دوستی بہت زیادہ گہری ہونے لگی تھی۔ اگر کیتھی اسے کہیں دکھائی نہ دیتی تو وہ اس کی تلاش میں اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا...... اور جیسے ہی وہ نظر آجاتی تو وہ ایک دم خوش ہو جاتا چند ہی دنوں میں ان کی دوستی بہت زیادہ گہری ہوگئی تھی یا پھر شاید دونوں کو ایک دوسرے سے محبت ہونے لگی تھی۔ دونوں اکھٹے بیٹھ کر پینٹنگز بناتے پھر ایک دوسرے کے ساتھ ان کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرتے...... لیکن کیتھی نے ایک بات آبزرو کی تھی کہ جوائے نے اس کے ساتھ اپنے دل کی باتیں کبھی شیئر نہیں کی تھیں۔ اکثر باتوں، باتوں میں کیتھی نے اس سے مسلمز سے نفرت کی وجہ جاننے کی کوشش کی تھی مگر وہ ہر بار ان کے خلاف زہر اگل کر خاموش ہو جاتا اور کیتھی اس کی باتیں سن کر خاموش ہو جاتی اور پھر کچھ نہ پوچھتی......

کیتھی کالج سے جب بھی فارغ ہوتی تو لائبریری چلی جاتی اور وہاں جا کر ریسرچ کرتی...... اس نے دنیا میں انسان کے آغاز سے ہی جنم لینے والے religions کا مطالعہ شروع کیا تو وہ یہ جان کر انتہائی حیران رہ گئی کہ

انسان نے جس چیز کو بھی تھوڑا سا طاقتور دیکھا تو اسے خدا بنا کر پوجنے لگا اگر سورج کی روشنی اور اس کی حرارت سے متاثر ہوا تو اسے اپنا خدا بنالیا...... اگر زمین کی وسعت اور اس میں پیدا ہونے والے اناج اور زمین میں چھپے خزانوں کو پایا تو زمین کو اپنی دیوی ماں مان کر اس کی عبادت کرنے لگا۔ اگر آگ کے روشن الاؤ کو دیکھا تو اس کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا...... اور جب دل چاہا تو لکڑی، پتھر، مٹی، لوہے اور مختلف دھاتوں کی انسانی یا جانوروں کی شکلیں بنا کر ان بتوں کو پوجنا شروع کر دیا...... اور کبھی انہیں خدا تک پہنچنے کا وسیلہ سمجھنے لگا...... کسی نے بادل، ہوا، آندھی، بارش، چاند، سورج، ستارے اور پہاڑوں غرضیکہ ہر وہ شے جس تک ان کی پہنچ ممکن نہیں تھی...... ان سب کو اپنا خدا بنالیا...... صرف ہندومت میں اسے 14,321 دیوی، دیوتاؤں کی موجودگی نے حیران کر دیا...... لیکن اس کا دل ان سب کے بارے میں تفصیل پڑھ کر بہت بے قرار اور مضطرب ہونے لگا اور اس کے اندر موجود حق کی آواز نے انہیں فوراً مسترد کر دیا کہ دنیا میں ہر طاقتور چیز خدا نہیں ہو سکتی...... اگر انسان، سانپ، بچھو اور شیر کو طاقتور سمجھ کر اس سے خوف کھانے لگے تو کیا اسے خدا بنالے......؟ اور اگر کوئی جانور فائدہ دے تو کیا اسے بھی خدا بنا کر پوجنا شروع کر دیا جائے...... کس قدر احمقانہ سوچ تھی جس نے اس کے دل میں اضطراب کے ساتھ، ساتھ کراہیت بھی پیدا کر دی تھی۔

”خدا تو صرف وہی ہو سکتا ہے جو دنیا کی ساری طاقتوں کا مالک ہو...... زمین، آسمان، تمام مخلوقات اور کائنات کی ہر شے پر اسے مکمل اختیار اور قدرت ہو......“ اس کا دل کہتا اور وہ مزید مضطرب ہو کر پہلے سے زیادہ ریسرچ میں مصروف ہونے لگی...... اس نے تمام پرانے مذاہب کا مطالعہ شروع کیا۔

کیتھی نے جب ان کے بارے میں پڑھا تو انتہائی کنفیوز ہونے لگی۔ اور اس نے اپنے دل سے سوال کیا کہ کیا وہ خدا کے اس تصور کو مانتی ہے......؟ اس نے کتاب بند کی اور آنکھیں بند کر کے گہری سوچ میں ڈوب گئی تو اس کے دل نے فوراً جواب دیا۔ ”نہیں جو خدا دنیا بنا کر (برہما) خود سو جائے وہ کیسے خدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ اپنی ساری مخلوق سے بے خبر ہو کر خود نیند کے مزے لے اور کسی کے دکھوں اور تکلیفوں کا احساس نہ کرے وہ کبھی خدا نہیں ہو سکتا...... اور جو خدا (وشنو) مختلف انسانوں اور جانوروں کی صورت میں ظاہر ہو تو کیا وہ اس تقدس کے قابل ہے کہ ساری کائنات میں صرف اس کی پوجا کی جائے؟ اور جو خدا (شیو) مختلف ... ارواح اور شیطانوں کی صورت میں ظاہر ہو تو کیا اس کا مرتبہ اور مقام اس خدا جیسا ہو سکتا ہے۔ جو پوری دنیا کا حاکمِ اعلیٰ ہو...... نہیں کبھی نہیں...... میرے اندر موجود حق کی آواز ان خداؤں کو قبول نہیں کر رہی۔“ اس نے بڑی سی کتاب واپس لائبریری میں رکھی اور بیگ اٹھا کر باہر نکل آئی۔

اس کے دل میں عجیب سی مایوسی چھائی تھی وہ گھر پہنچی تو مسز ولسن اپنی بیٹی الزبتھ سے موبائل پر باتیں کرنے میں مصروف تھیں۔ کیتھی نے ایک ٹک ان کی طرف دیکھا اس کا چہرہ قدرے تھکا ہوا اور اداس تھا۔ مسز ولسن کو مصروف دیکھ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور جا کر اپنے کمرے میں تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پر لیٹ گئی...... اور چھت کو گھورنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد مسز ولسن ٹرے میں اس کے لیے کھانا لے کر آئیں اور اس کے پاس ٹیبل پر رکھا۔

”تھینک یو...... مسز ولسن آپ نے کیوں تکلیف کی......؟“ کیتھی نے جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”نو پرابلم...... تم میری بیٹی ہی ہو...... میں الزبتھ کو تمہارے بارے میں بتا رہی تھی تو وہ بہت خوش ہو رہی تھی کہ تم مجھے اس کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں۔“ مسز ولسن نے محبت سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

”تھینک یو...... سو نائس آف یو......“ کیتھی نے مسکرا کر محبت بھرے لہجے میں کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔

”اوکے...... مجھے یہ بتاؤ کہ آج تم اتنی اداس کیوں لگ رہی ہو؟“ مسز ولسن نے اس کے قریب بیٹھ کر نرمی سے پوچھا تو اس نے گہری سانس لے کر ان کی طرف دیکھا۔

”آج میں دنیا کے سب سے پرانے مذہب کے بارے میں پڑھ کر بہت کنفیوز ہوئی۔“

”کیوں......؟“ مسز ولسن نے حیرت سے پوچھا۔

”ان میں گاڈ کا تصور اتنا پیچیدہ اور کنفیوزنگ ہے کہ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کے ماننے والے کس طرح ان باتوں پر یقین کیے بیٹھے ہیں کہ جنہیں سنتے یا پڑھتے ہی عقل بالکل قبول نہیں کرتی۔“ کیتھی نے قدرے جھنجلا کر کہا...... تو مسز ولسن نے مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔

”انسان کا عقیدہ ایک نسل سے دوسری نسل میں ایک امانت کی صورت میں منتقل ہوتا ہے جس کو آنے والی نسلیں اپنی عزت اور جان سے بھی زیادہ سنبھال کر رکھتی ہیں اور اکثر لوگ بہت سی باتوں کو غلط مانتے ہوئے بھی ان پر صرف اس لیے قائم رہتے ہیں کیونکہ ان کے باپ دادا ان پر عمل کرتے آئے ہیں۔“ مسز ولسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہر انسان کی اپنی زندگی ہے...... اپنی سوچ ہے اور اپنی ہی عقل ہے۔ وہ دوسروں کی آنکھوں کو استعمال کر کے خود اپنے لیے راستہ کیسے تلاش کر سکتا ہے؟“ کیتھی نے قدرے حیرت سے کہا۔

”یہ تم کہہ رہی ہو ناں کیونکہ تم سچے خدا کی تلاش میں نکلی ہو...... مگر جو لوگ مذہب کے بارے میں زیادہ تحقیق میں یا بحث میں نہیں ہوتے تو وہ اپنے خاندانی عقیدے کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ کیا غلط ہے، کیا صحیح ہے...... وہ اس بحث میں نہیں پڑتے۔ وہ اپنے بڑوں کے راستے سے ہٹ کر اپنے لیے کوئی نیا راستہ اس لیے منتخب نہیں کرتے کیونکہ یہ بہت مشکل اور کٹھن کام ہے۔ جب کوئی ایک religion سے دوسرے میں convert ہوتا ہے تو اسے پورے خاندان کی مخالفت مول لینی پڑتی ہے۔ یورپ میں پچویشن مختلف ہے مگر ساؤتھ ایشین کنٹریز میں جہاں سوشل اور کاسٹ سسٹم (ذات پات) مضبوط اور غالب ہے وہاں ایسی مخالفتیں مول لینا بہت مشکل ہوتا ہے...... ہمارے اسکول میں ایک سکھ ٹیچر مسلم ہوئی تھی تو اس کے وطن میں اس کی ساری فیملی نے اس کا بائیکاٹ کر دیا اور پھر وہ دوبارہ کبھی وہاں نہیں گئی۔“ مسز ولسن نے بتایا۔

”مسلم......؟“ کیتھی حیرت سے بڑبڑائی۔

”ہاں...... یورپ میں اسلام بہت تیزی سے پھیل رہا ہے اور عیسائیت کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا مذہب بن گیا ہے۔ ایک عام تحقیق کے مطابق پوری دنیا میں کرسچنز 31.59 فیصد ہیں جبکہ مسلمز 23.2 فیصد ہیں اور اسلام اتنا پرانا مذہب بھی نہیں۔“ (یہ ایک کرسچن خاتون کے اپنے نظریات تھے) مسز ولسن نے کہا تو کیتھی متجسس ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔

”رئیلی...... اسلام کیوں اتنی تیزی سے پھیل رہا ہے......؟“ کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

”اس کے بارے میں تم خود ریسرچ کرو اور اس کی وجہ جاننے کی کوشش کرنا۔“ انہوں نے مسکرا کر کہا تو کیتھی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

”تو پھر کیوں نہ میں اسلام سے ہی ریسرچ شروع کروں......؟“ کیتھی نے کہا۔

”اِٹس اپ ٹو یو لیکن ہر ریسرچ میں ہسٹری کا رول بہت اہم ہے۔ کسی چیز کی ہسٹری کو جانے بغیر ہم اس کے ٹھیک یا غلط ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔“ مسز ولسن نے اسے گائڈ کیا تو وہ گہری سانس لے کر خاموش ہو گئی اور کسی سوچ میں ڈوب گئی۔

☆☆☆

ہفتے کی صبح تھی۔ جم کی چھٹی تھی اور وہ prayer لیے جانے کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس نے بلیک پینٹ کوٹ پہنا...... اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے جوائے کا نمبر ملایا۔ جوائے ناشتا بنانے میں مصروف تھا۔ پیرن آفس گئی ہوئی تھی...... جم نے اسے تیار ہونے کو کہا کہ وہ اسے کہیں لے کر جانا چاہتا ہے۔ جوائے نے پہلے تو جانے سے انکار

کیا پھر اس کے اصرار پر تیار ہونے لگا...... جم اسے لے کر ایک synagogue چلا گیا۔ جوائے نے بھی لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔ synagogue کے فرنٹ ڈور سے دونوں نے ڈریس ہیٹس لے کر پہنے اور اندر چلے گئے۔ synagogue ایک بڑا سا ہال تھا۔ جس کے ساتھ چھوٹے کمرے اسٹڈی کے لیے یا آفسز کے لیے تھے۔ ایک چھوٹا سا کمرا تورات کی اسٹڈی کے لیے مخصوص تھا۔

''یہ کیا ہے......؟'' جوائے نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے سرگوشی میں پوچھا۔

''prayer hall...synagogue'' جم گہری سانس لے کر اسے ہال کے بارے میں بتانے لگا۔

وہاں چند یہودی پینٹ کوٹ اور ہیٹس میں ملبوس ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے تھے ان کے ساتھ ادھیڑ عمر ربی کھڑا تھا۔

''یہ کون ہے......؟'' جوائے نے ربی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ربی...... میرا مطلب...... مائی ماسٹر...... teacher of torah'' جم نے اسے بتایا۔

''اوکے......'' جوائے نے مسکرا کر کہا اور دونوں باتیں کرتے ہوئے چلے گئے۔ جم یہودی تھا اور بہت پلاننگ سے جوائے کو یہودی بنانے کے چکر میں تھا۔

☆☆☆

کیتھی اور جوائے کی کلاس میں ایک نئے لڑکے عبدالرحمٰن نے ایڈمیشن لیا تھا۔ جو پاکستان، حیدر آباد سے آیا تھا۔ اور اسے کیلی گرافک آرٹ کے ساتھ ساتھ abstract پینٹنگ میں بھی بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ وہ دبلا پتلا سنجیدہ مزاج نوجوان تھا۔ جو ہر وقت سر پر کیپ پہنے رکھتا۔ پہلے تو جوائے نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی مگر جب اسے دوسرے کلاس فیلوز سے پتا چلا کہ وہ مسلم ہے تو اس کے اندر کی نفرت نے اسے مختلف انداز میں عبدالرحمٰن کو تنگ کرنے پر ابھارا۔ وہ کبھی باتوں، باتوں میں اس پر طنز کرتا اور کبھی اس کی بنائی ہوئی پینٹنگز کا مذاق اڑاتا...... جبکہ عبدالرحمٰن بہت زیادہ ٹیلنٹڈ اسٹوڈنٹ تھا اور اس کے ٹیچرز بھی اس کی بہت تعریف کرتے تھے مگر جوائے اس کی ہتک اور توہین کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ کیتھی کو جوائے کی یہ حرکتیں دیکھ کر انتہائی غصہ آتا تھا۔ اور وہ اسے منع کرنے کی کئی بار کوشش کرتی...... مگر جوائے اس کی کسی بات کو سننے کو تیار نہیں تھا۔ عبدالرحمٰن جب بھی جوائے کو اپنی طرف آتے دیکھتا تو راستہ بدل لیتا...... اور جوائے اس بات پر دل ہی دل میں بہت خوش ہوتا کہ وہ اس سے ڈرتا ہے۔ کیتھی اس کی ذہانت اور ٹیلنٹ سے بہت متاثر ہوئی تھی اور وہ جب بھی کبھی عبدالرحمٰن کے پاس کھڑی ہو کر کچھ ڈسکس کر رہی ہوتی تو جوائے اسے خفگی سے دیکھتا اور بعد میں اس سے ناراض ہوتا، کیتھی اس سے وجہ جاننے کی کوشش کرتی مگر جوائے اسے جھڑک دیتا۔

عبدالرحمٰن نے ایک تجریدی آرٹ کا شاہکار بنایا تھا۔ جس میں ہر طرف آگ لگی تھی۔ اور اس آگ کے شعلوں میں اس نے بہت خوب صورت انداز میں انسانی آنسو بنائے تھے جو نفرت کی اس آگ کو بجھانے کے لیے بہت کم تھے۔ کیتھی نے پینٹنگ دیکھی تو اس کی بہت تعریف کرنے لگی۔ دونوں بینچ پر بیٹھے تبصرہ کرنے میں مصروف تھے تو جوائے آہستہ، آہستہ چلتا ہوا ان کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا...... اور پینٹنگ کو بغور دیکھنے لگا۔ اس نے پیچھے سے ہاتھ بڑھایا اور کیتھی کے ہاتھ سے چھین کر اسے بغور دیکھنے لگا...... دونوں ایک دم ہکا بکا رہ گئے۔

''تم terrorist اینڈ پُرتشدد لوگ ایسی ہی پینٹنگز بنا سکتے ہو...... کیونکہ تم ساری دنیا کو اپنی نفرت کی آگ میں جلا کر ختم کرنا چاہتے ہو۔'' جوائے نے اس کی پینٹنگ زمین پر پھینکتے ہوئے انتہائی غصے سے عبدالرحمٰن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے بھی غصے سے اس کی طرف دیکھا اور خاموشی سے اپنی پینٹنگ اٹھائی۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تم صرف مجھ سے دشمنی لے رہے ہو یا پھر مسلمز سے؟'' عبدالرحمٰن نے ایک گہری

سانس لیتے ہوئے نرم لہجے میں پوچھا۔

''تم سے اس لیے کہ تم...... مسلم ہو......'' جوائے نے قدرے خفگی سے کہا۔

کیتھی پریشان ہو کر دونوں کو دیکھنے لگی۔

''کیا میں اس مسلم دشمنی کی وجہ جان سکتا ہوں؟'' عبدالرحمٰن نے پوچھا۔

''کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے کلرز تم ہی لوگ ہو...... تم دنیا کو سکون سے نہیں رہنے دیتے۔'' جوائے نے خفگی سے کہا تو عبدالرحمٰن اپنی پینٹنگ پکڑ کر خاموشی سے وہاں سے چلا گیا اور جوائے اس کے لیے برے، برے الفاظ منہ سے نکالنے لگا۔

''جوائے تم اکثر عبدالرحمٰن کے ساتھ بہت زیادتی کرتے ہو...... کسی کی اتنی تذلیل کرنا اچھی بات نہیں۔'' کیتھی نے پُرتاسف انداز میں کہا۔

''یہ لوگ اسی کے حقدار ہیں۔'' جوائے نے کہا اور خفگی سے منہ بنا کر وہاں سے چلا گیا۔ کیتھی کو بہت افسوس ہونے لگا اسے عبدالرحمٰن سے بہت ہمدردی تھی۔ وہ بہت محنت سے پیسے اکٹھے کر کے یہاں آرٹ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے آیا تھا اور اپنے ملک میں جا کر وہ ایک آرٹ اسکول کھولنا چاہتا تھا۔ اس کے بہت اعلیٰ مقاصد تھے۔ کیتھی کو ڈر تھا کہ وہ جوائے کی وجہ سے اتنا زیادہ ہرٹ نہ ہو کہ سب کچھ چھوڑ کر واپس چلا جائے۔ اسے عبدالرحمٰن بہت اچھا، سلجھا ہوا اور دھیمے مزاج کا نوجوان لگا تھا۔ کیتھی نے آہ سرد بھری اور اپنا بیگ اٹھا وہاں سے چلی گئی۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن آرٹ کی کسی کلاس میں نہ آیا تو کیتھی دل ہی دل میں پریشان ہونے لگی۔ آف ٹائم کے بعد اس نے عبدالرحمٰن کو کئی بار فون کیا...... مگر اس نے اس کی کال نہ لی...... لائبریری میں بھی اور گھر آ کر بھی وہ بہت اپ سیٹ رہی...... اسے جوائے سے محبت تھی...... مگر عبدالرحمٰن سے کچھ زیادہ ہی ہمدردی محسوس ہونے لگی تھی کیونکہ وہ بہت حساس اور نرم دل رکھتی تھی۔

اگلے روز اسے عبدالرحمٰن کالج میں ملا تو بہت بجھا، بجھا سا تھا۔ کیتھی نے اس سے وجہ پوچھی تو وہ خاموش رہا۔

''پلیز تم جوائے کی وجہ سے ڈسٹرب نہ ہو...... وہ یونہی ہائپر ہو جاتا ہے لیکن دل کا بہت اچھا ہے...... میں اسے سمجھاؤں گی۔'' کیتھی نے عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑ کر اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا تو اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

''میں یہ کالج چھوڑنے کا سوچ رہا ہوں۔'' عبدالرحمٰن نے آہ بھر کر کہا۔

''کیتھی جب وہ مجھے برا کہتا ہے تو میں اتنا مائنڈ نہیں کرتا لیکن جب وہ سب مسلمز کو برا کہتا ہے اور ان کے بارے میں بری، بری باتیں کرتا ہے تو مجھے بہت برا لگتا ہے تب میرا خون کھولنے لگتا ہے لیکن میں صرف اسی لیے خاموش رہتا ہوں کہ اگر میں نے اس کے ساتھ جھگڑا کیا تو پھر سب مجھے ہی الزام دیں گے کہ میں نے جھگڑا کیا اور بلاوجہ لڑ پڑا تو پھر مسلمز کا امیج اور زیادہ خراب ہوگا...... اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں......'' عبدالرحمٰن نے افسوس سے کہا۔

''اور تمہارے وہ اعلیٰ مقاصد...... اور خواب......؟'' کیتھی نے پوچھا۔

''میرے لیے میرا religion اور میری مسلم کمیونٹی کی عزت زیادہ اہم ہے...... اگر اللہ نے میری قسمت میں تعلیم حاصل کرنا لکھا ہوگا تو میں ضرور حاصل کر کے رہوں گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔'' عبدالرحمٰن نے گہری سانس لے کر کہا تو کیتھی نے چونک کر اسے دیکھا۔

''انسان جس چیز کے لیے کوشش کرتا ہے اسے وہی ملتی ہے۔ قسمت کا اس میں کیا رول ہے؟'' کیتھی نے حیرت سے پوچھا۔

''ٹھیک ہے...... لیکن ہم مسلمانوں کا واضح یقین ہے کہ انسان کو دنیا میں جو کچھ ملتا ہے وہ اس کی قسمت میں اس کی پیدائش سے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔ اللہ نے اس کی قسمت میں سب کچھ لکھ دیا ہے لیکن اس راز کو انسان پر ظاہر نہیں کیا اس راز کو پانے کے لیے خود جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جو لوگ خدا پر پختہ یقین رکھتے ہیں وہ اسے اپنی ذاتی محنت کا

نام دیتے ہیں...... اس لیے میرا بھی خدا پر پختہ یقین، ایمان ہے کہ وہ میرے لیے کہیں اور سے راستہ بنائے گا۔''
عبدالرحمٰن نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اٹس ویری اسٹرینج...... تم مسلمز لوگ کتنے عجیب ہو...... کیسی عجیب و غریب باتیں کرتے ہو......'' کیتھی کو اس کی باتوں پر شدید حیرت ہوئی۔

''نہیں، اس میں کچھ بھی عجیب نہیں...... ایکچوئیلی تمہارا مائنڈ ابھی اتنا میچور نہیں ہوا کہ وہ حقائق کو فوراً قبول کر لے...... تم اپنے ذہن سے سوچ رہی ہو...... اور میں اپنے ذہن سے...... تم ایک مختلف ماحول میں پلی بڑھی ہو، تمہارا ذہن مختلف ہے...... ہمارے عقائد بھی مختلف ہیں اور فلاسفی آف لائف بھی...... تمہیں زندگی میں جو تجربات ہوتے ہیں وہ مجھے نہیں ہوتے۔ اس لیے ہم دونوں کیسے ایک جیسا سوچ سکتے ہیں۔ ہاں، جب ہمارا تعلق ایک عقیدے سے ہوگا تو ہماری سوچ بھی ملنا شروع ہو جائے گی۔'' عبدالرحمٰن نے بڑی وضاحت سے مگر نہایت آسان الفاظ میں اسے سمجھایا تو وہ حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں۔

''میں اب کالج نہیں آؤں گا...... تم بہت اچھی ہو...... ویری نائس پرسن...... اپنا بہت خیال رکھنا...... میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔ بائے......'' عبدالرحمٰن نے ٹوٹے دل سے ایک زخمی مسکراہٹ سے اسے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ کیتھی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔ اچانک اس کی آنکھوں سے دو آنسو گرے تو وہ چونکی۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ اچانک وہ آنسو کیوں گرے تھے۔ اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور چہرہ صاف کیا اور وہاں سے چلی گئی۔

اگلے روز عبدالرحمٰن کلاس میں نہیں آیا تھا۔ جوائے نے جان بوجھ کر مذاق میں اس کا ذکر چھیڑا تو کیتھی نے افسوس سے اس کی طرف دیکھا۔

''اس نے کالج چھوڑ دیا ہے...... تمہاری وجہ سے......'' کیتھی نے آہ بھر کر کہا۔

''میری وجہ سے......؟ وہاٹ نان سینس...... کیا وہ اتنا بے وقوف ہو سکتا ہے کہ میری وجہ سے اپنی اسٹڈیز چھوڑ کر چلا گیا...... اب مجھے پکا یقین ہو گیا ہے کہ مسلمز واقعی بہت نان سینس ہوتے ہیں۔'' وہ منہ بنا کر طنزیہ انداز میں بولا تھا۔

''ہاں...... وہ تمہاری وجہ سے بہت ہرٹ ہو رہا تھا...... جب تم بار، بار اسے اور اس کی کمیونٹی کو برا کہتے تھے۔'' کیتھی نے خفگی سے کہا۔

''دیکھو تم مجھے الزام مت دو...... اور تم اسے کیوں اتنی فیور کر رہی ہو؟ تم میری فرینڈ ہو...... اور تمہیں مجھے فیور کرنا چاہیے۔'' جوائے نے خفگی سے کہا۔

''میں غلط بات میں تمہیں فیور نہیں کر سکتی...... اور تم نے عبدالرحمٰن کے ساتھ غلط کیا...... وہ بیچارہ کتنی مشکل سے پیسے جمع کر کے یہاں پڑھنے کے لیے آیا تھا اور پتا نہیں اب کہاں ہوگا...... شاید اپنے ملک واپس چلا جائے گا۔'' کیتھی نے نہایت افسردگی سے کہا تو جوائے کو غصہ آنے لگا۔

''تم ایک مسلم کو فیور کر رہی ہو...... تم نہیں جانتیں کہ یہ لوگ کتنے برے ہوتے ہیں......'' وہ پھر شروع ہو چکا تھا۔

''عبدالرحمٰن برا نہیں تھا...... اور تم اتنے اچھے لوگوں کو صرف ان کے religion کے اینگل سے کیوں دیکھتے ہو...... ہر مسلم تمہیں برا لگتا ہے۔'' کیتھی نے غصے سے جواب دیا اور اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگی۔

''ہاں، ہاں دنیا کا ہر مسلم برا ہے، وہ بھی اُن کا مذہب بھی تمہیں خود پتا چل جائے گا...... تو پھر تم بھی میری طرح انہیں برا کہو گی۔'' جوائے نے غصے سے کہا تو کیتھی نے ایک ٹک خفگی سے اسے دیکھا اور خاموشی سے چلی گئی...... جوائے غصے میں بڑبڑاتا رہا۔

(جاری ہے)